

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224437

UNIVERSAL
LIBRARY



۳۶

ہدایات تیمارداری

Checked 1968

از افادات

Checked 1965

قدردان فیض سان علیا حضرت نواب سلطان جہان بیگم صاحبہ

تاج ہند، جی۔ سی۔ ایسن۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای فوارو کا

بھوپال دارما اللہ بالغزو الاقبال

جس میں

مریضوں کی عام تیمارداری کے چند ضروری طریقوں کو درج کیا گیا ہے

اور

(طبع دارالاقبال بھوپال میں باہما مولوی محمد حمید اللہ مہتمم مطبع طبع ہوئے)

۱۳۳۲ھ
۱۴۱۹
نصیر الدین



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمہید

اس مختصر رسالہ میں تیمارداری کے اُن ڈاکٹری طریقوں کو بیان کیا گیا ہے جن سے ہر عورت کو واقف رہنا ضروری ہے کیونکہ اب وزمرہ ڈاکٹری علاج کی جانب رجحان بڑھتا جاتا ہے ، اور یہ ظاہر ہے کہ جب تک علاج میں اُس کی تیمارداری کے طریقے معلوم نہ ہوں گے مریض کو آرام ملنا اور صحت کا جلد حاصل ہونا بہت مشکل ہے۔

نصوصاً بچوں کی تیمارداری نہایت نازک کام ہے اور اس کے لئے ضرورت ہے کہ تمام مائیں تیمارداری کے طریقوں سے واقف ہوں اسلئے ایک مستند کتاب سے ان طریقوں کو انتخاب اور جا بجا اپنے تجربات و معلومات کا اضافہ کر کے اردو خوان خواتین کے لئے اس رسالہ کو شائع کرتی ہوں۔

ہدایت بیمار داری

بیماری کے زمانہ میں مریضوں اور بالخصوص بچوں کی غور و پرداخت میں خاص قسم کی سلیقہ شعاری سے کام لینے کی نہایت ضرورت ہوتی ہے، سخت مرض کی صورت میں اور تمام متعدی امراض میں بیمار کے کمرے کے لئے دو ہوشیار اور قابل اعتماد غورتوں کی خدمات بہت ضروری ہیں ان میں سے کم از کم ایک باقاعدہ تعلیم یافتہ نرس "ہونی چاہئے، معمولی صورتوں میں مان کی یہ بھی خواہش ہوگی کہ وہ اپنے بیمار بچے کو نظر کے سامنے رکھے، لیکن اگر وہ کسی مرض متعدی میں خود غور و پرداخت کرنا چاہتی ہے تو اُس کو اپنے تمام دیگر فرائض خانہ داری کو دوسروں کے حوالے کر دینا چاہئے اور اپنے آپ کو ایسا سمجھنا چاہئے کہ ہم بالکل ایک متذللہ نطینہ میں ہیں۔

ایک شخص کسی بچے کے سخت مرض کی حالت میں خواہ وہ متعدی ہو یا غیر متعدی کافی طور پر نگہداشت نہیں کر سکتا۔

۶ انچہ سے زیادہ اونچی نہ ہوں اور اُس کا رخ جنوب یا مغرب کی جانب ہو تو اچھی بات ہے۔

کمرے کی دیواروں پر روغن اور دارلش پھیرنی چاہئے ، اور اُن کی کثافت جس طرح ممکن ہو کر دی جاے ، لیکن کسی صورت میں کاغذ چسپان نہ کیا جاے ، سید ہا ساد ہا تختوں کا فرش ہو جس پر روغنی ٹاٹ بہت صفائی کے ساتھ جڑا ہوا ہو ، اگر اس کمرے سے اور کمرہ ملا ہو یا غسل خانہ اور پاخانہ بھی قریب ہو تو پھر سمجھنا چاہئے کہ تمام انتظام مکمل ہے ، اگر کسی وقت مریض کو تنہا رکھنے کی ضرورت پڑے تو دو ایک کمرہ کو فوراً تیار کرنا چاہئے ، فضول اسباب کو بالکل اٹھا دینا چاہئے صرف دوپلنگ جو کم چوڑے اور تار کے بُنے ہوئے ہوں اور جن پر بالوں کی چٹائیاں اور معمولی بستر ہوں رکھ چھوڑنے چاہئیں ، پردے اور دیگر شیاں جو آرائش کے خیال سے لٹکاے جاتے ہیں نہ ہوں ۔

کھڑکیوں پر معمولی سوتی کپڑے یا کسی ارزان کپڑے کے پردے لٹکا دینے چاہئیں تاکہ جب مریض کی تیمارداری سے فراغت ہو جاے تو اُن کے جلانے میں مالی نقصان واقع نہ ہو ، پھر قالین کو اٹھا کر تختوں کو کسی کپڑے سے بیس فی صدی کاربولک لوشن "Carbolic lotion" میں پونچھ کر نچوڑ لینا چاہئے اگر تیمار دار کے لئے ضرورت ہو تو دو ایک

ستے مکمل رکھ لینے چاہئیں تاکہ وہ روزانہ صاف ہو سکیں اور جب تیمارداری کا زمانہ ختم ہو جائے تو اُن کے جلا دینے میں تامل نہ ہو سکے۔

شت و شو کے برتن مٹی کے ہونے چاہئیں، جس گھڑوچی یا جگہ پر یہ رکھے جائیں وہ بھی صاف اور سادہ ہونا چاہئے۔

خانہ دار الماری بھی ہو جس میں پلنگ کی چادرین اور مریض کے ذاتی کپڑے رکھے جا سکیں۔

قریب ہی ایک کمرہ تیمارداروں کے لئے ہو تاکہ وہ کچھ دیر اس میں جا کر آرام لیں کیونکہ اُن کی صحت کا لحاظ بہت ضروری ہے ورنہ اگر وہ بھی بیمار ہو گئے تو مریض کا سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔

فردری اسباب | ایک لکڑی کی میز ہو جس کے خانہ پر آلہ تقیاس تحریر لگا ہو تاکہ گرمی، سردی کی موسمی حالت معلوم ہو سکے۔

پنسلین، کاغذ اور روشنائی بھی ہو جو فوراً کام میں آسکے، دوسرے خانے میں تیمارداری کے متعلق اور چھوٹی چھوٹی اشیاء ہونی چاہئیں مثلاً کاٹن دول (اونی سوٹی کپڑا) Lint (لنٹ) پنن (Pinn) اور سیفی پنن (Safety Pin) دو جوڑ قینچان بھی ہوں جس میں سے ایک نہایت مضبوط اور کم قیمت ہو تاکہ یہ مرہم پٹی وغیرہ کے لئے کاٹنے کا کام دے سکے، دوسری تینچی ڈاکٹری تینچی

Surgical scissors کی بونی چاہئے اُسکے ساتھ ساتھ کل لوازمات ہونے چاہئیں
 یعنی ہینرلین (Hazeline cream) ایک ڈبیہ "کاربولک ویسلین" (Carbo-
vaseline) اور ایک ڈبیہ "سادی ویسلین" (*lised vaseline*)

کی، مرہم پٹی اور چیمپھار کے آلات *Dressing forceps and*
dissecting forceps بھی ہونے چاہئیں، یہ پھانسی یا شہد کی مکھی وغیرہ کا
 ڈنک نکالنے میں بھی ہر وقت کام آتے ہیں، ایک مقیاس اخراجات
Bath thermometer غسل کا بھی ہونا چاہئے۔

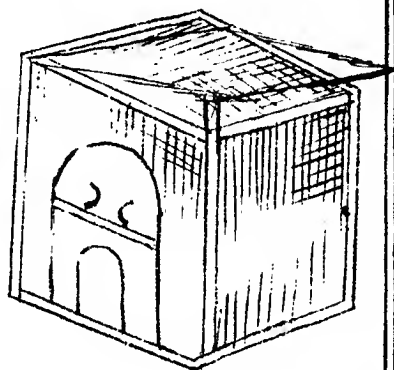
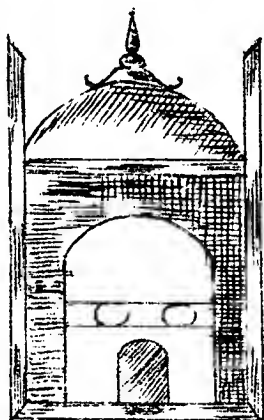
مینر کے خانے میں اور جی چھوٹے چھوٹے خانے علیحدہ ہوں،
 ضروری برتنوں کے لئے ایک طاقت کا ہونا بھی لازمی ہے یا قریب میں
 چھوٹی مینر ہو یا دیوار میں کوئی تختہ وغیرہ لگا ہوا ہو، کھانا پکانے کا مسموئی
 انتظام کرنا چاہئے یعنی ایک انگریزی چوٹھا یا "اسپرٹ لیمپ" یا گچھی وغیرہ
 موجود رہے، جو برتن مریض کے کمرے کے کام میں آئیں ان کو دھین رکھنا اور
 دھونا چاہئے، دیگر اسباب خانہ داری میں ان کو ملایا نہ جائے۔

وہ آرام دہ، سادہ، خمدار، بید یا لکڑی کی کرسیاں یا تپانیاں
 با نرم گدے تیماردار کے واسطے لازمی ہیں، یہ چیزیں صندریات
 بین سے ہیں۔

براہر والے کمرے میں یا صرف ایک ہی کمرہ ہو تو اس میں

ایک غسل کرنے کا ٹب بھی موجود رہنا چاہئے جس میں مریض آسانی سے لیٹ سکے مگر بہت گہرا نہ ہو۔

اگر کوئی مستقل سماوار نہ ہو تو دو دیگیان ہی موجود رہیں ایک دیگی بڑی ہو جو مستقل طور پر غسل کے لئے پانی گرم کرنے کے کام میں آسکے، چھوٹی دیگی اسپرٹ کے چوٹھے پر کھانا پکانے کے لئے کام دیگی، اگر تانبے کے برتن ہوں تو قلعی دار ہوں ورنہ ”ایلو مینم“ کے برتن بہت مناسب ہیں کوئلے کاغذ کے بند لون میں رکھے رہیں، ایک مضبوط سیخ یا دست پناہ آگ کریدنے کے لئے بھی رکھا رہے، دست پناہ بہ نسبت سیخ کے آرام دہ ہوتا ہے لوہے کی انگیٹھی یا آتش دان ہونا چاہئے، آتش دان دیوار میں بیکتاکہ جس کا دھواں کش دیوار سے باہر یا چھت سے نکال دیا جائے مندرجہ ذیل قسم کے آتش دان بہت کارآمد ہوتے ہیں اور تعمیر مکان کے وقت آسانی کے ساتھ بنائے جاسکتے ہیں۔



انگیٹھی یا آتش دان میں زیادہ آگ نہ ہو صرف اُسی قدر ہو کہ جس کی حرارت سے کھانا اور تیمار داری کی چیزیں گرم رہ سکیں ایسے چولھے کے بنانے میں کچھ صرف تو ہو گا مگر ایندھن کی کفایت اُس خرچ کی بھی تلافی کر دیگی، مزید برآں تیمار دار کو زیادہ زحمت نہ اٹھانا پڑیگی اور آسائش پہونچے گی، اُس کو بار بار اُس کی خبر لینا نہ پڑے گی اور کمرے کی حرارت بھی درجہ اعتدال پر رہیگی، ایک نرم صافی سے انگیٹھی خوب اچھی طرح پاک صاف ہو سکتی ہے، راکھ کی مقدار بھی کم ہوگی اور مریض کو زیادہ شور و شغب یا کھٹ کھٹ کے نہ ہونے سے سکون پہونچے گا۔

کمرے کے اُس حصے میں جہاں آگ کا اثر نہ پہونچ سکے اور نہ جہاں ہوا کا بھونکا نہ آتا ہو ایک معمولی ”تھرمامیٹر“ (مقیاس حرارت) بھی لٹکا رہنا چاہئے جس سے کمرے کی حرارت کا حال ڈاکٹر کی مرضی کے مطابق معلوم ہو سکے اور اُسی درجہ کی حرارت کو حسب ہدایت قائم رکھا جاسکے اکثر امراض ایسے ہوتے ہیں جن میں کمرے کی گرمی کو ۶۰-۶۵ فہرنہیٹ *Tahran heat* رکھا جاتا ہے، مگر بعض بعض حالتوں میں مثلاً کسی مرض کی حالت میں ۷۰ درجہ پر کمرے کی حرارت قائم رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے، مقیاس حرارت کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ اور کم از کم حرارت کو تسلیم کرتے رہنا چاہئے اور مقیاس حرارت کو مریض کے بستے اوپر

خوب انتظام ہو سکتا ہے ، بیمار کے کمرے میں ایک باد و الگنیاں بھی ہونی چاہئیں تاکہ اُن پر چادر ون اور کپڑون کو ہوا دی جاسکے ، اگر دو کمرے ہوں تو کپڑون کو دو سرے کمرے میں رکھنا چاہئے۔

کثافت کا دور کرنا | اگر کوئی متعدی مرض ہو تو چادر کو پانی میں جس میں

۲۰ حصے "کار بولک" *Carbolic* ہو ڈبو کر دروازہ پر پھیلا نا چاہئے تاکہ کثیف ہوا مکان کے اندر نہ جاسکے کیونکہ اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہوا باہر آتی رہے اور اس کی یہ تدبیر ہے کہ زینے اور راستے کی کھڑکیاں کھول دی جائیں۔

دیکھو خدا تعالیٰ نے تنفس کو ہر ذی روح کی زندگی کا محافظ بنایا ہے جب سانس اندر کو لی جاتی ہے تو صاف ہوا اندر داخل ہو کر خون صاف کرتی ہے اور جب سانس باہر جاتی ہے تو تمام کثافت کو باہر لے جاتی ہے ، یہی باعث ہے کہ انسان کی روح نکلے ہی بدن میں تغیر پیدا ہونے لگتا ہے ، کیونکہ سانس کی جس سے کثافت صاف ہوتی ہے آمد و رفت بند ہو جاتی ہے ، اس سے سمجھنا چاہئے کہ ہوا کو اللہ تعالیٰ نے کیسی صاف کرنے والی چیز بنایا ہے اندازہ کرنا چاہئے کہ مریض کے کمرہ میں کس قدر ہوا کی آمد و رفت کی ضرورت ہے۔

کپڑے | تمام سوتی کپڑون اور پارچہ جات پوشیدنی کو جو مریض کے کمرے میں ہوں یا جو نرس کے استعمال میں آئے ہوں کسی ناندھ یا ٹاب میں

جہاں غسل کیا جاتا ہو فوراً ڈال دینا چاہئے اور اُس میں ایک حصہ کاربولک ایسڈ
Carbolic acid بیس حصوں میں یا کوئی دوسری عمدہ اور قابل
 اعتماد غلاظت کے صاف کرنے والی شے کو بھی ملا دیا جائے، ان پارچہ تھاکو
 دھونے کے لئے گھر کے کپڑوں سے علیحدہ رکھنا چاہئے۔

نرس *Nurse* متعدی مرض کی حالت میں نرس کو
 گھر کے اور آدمیوں سے نہ ملنا چاہئے، جس وقت وہ باہر جانے لگے
 تو اُن کپڑوں کو جو وہ مریض کے کمرے میں پہنے ہوئے ہو اتار کر دوسرے
 صاف کپڑے پہن لینے چاہئیں، ان لوگوں کو برابر اپنا ہاتھ منہ
 دھوتے، ہنا اور غسل کرنا چاہئے۔ منہ کو کسی مصفی حیسے سے صاف کیا جا
 نہانے میں کلی اور غرارہ بھی کر لینا چاہئے۔

متنفع اشیاء سے حفاظت۔ پیشاب، تہ، دست وغیرہ کی طرح

تمام متنفع اشیاء کو زغن شدہ یا ڈامر *Damér* لگے ہوئے ظروف میں ڈالنا چاہئے
 اور اُس میں کوئی کثیف مادہ کے صاف کرنے والی تیز دوا کو چھڑکنا چاہئے
 مثلاً "پاسٹر فلوڈ" *Pasteurs fluid* "سرو لیم بزنڈ کا ایسڈ"

Sir William Burnett's disinfecting fluid
 or solution of chloride of lime. or solution
 of carbolic acid.

جو کثافت صاف کرنے کے کام آتا ہے ایک حصہ بیکرڈش جسے پانی میں

ملا دینا چاہئے۔

جس طرف مین کپڑے رکھے ہوں اُس کو کسی مٹی کے برتن سے پاؤ گھنٹہ تک دوا کو اپنا اثر پہنچانے کے لئے ڈھانک دینا چاہئے اُس کے بعد اُس دوا کو کسی ایسے پاخانہ کی مہری مین ڈال دینا چاہئے جو کسی گھر والے کے استعمال مین نہ ہو۔

مہری کو دن مین دوبار خوب اچھی طرح صاف ہونا چاہئے اور معمولی قسم کا کاربوئک *Carbolic* جو نالیوں کے صاف کرنے کے کام آتا ہے، زیادہ متدار مین ہر ایک متعفن شے کے خارج ہونے کے بعد ڈال دینا چاہئے۔

مرض کی زیادتی کے زمانہ مین چھوت اور تعفن کے زور شور کا کچھ تو دھوپ کے اثر سے اور کچھ مریض کے کمرہ مین تازہ ہوا آنے کی وجہ سے بہت کچھ انداد ہو سکتا ہے "اسکارلیٹ فیور" *Scarlet fever* مین ٹھنڈے پانی یا کسی "اینٹی سٹپک لوشن" *Antiseptic lotion* سے جسم کو اسفنج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اور خسرہ *Measles* و چچک وغیرہ مین جب کہ دانے سٹرین یا وہ کھجائو جائیں تو یہی صورتوں مین مرہم "لیپ پوڈر" وغیرہ استعمال کرنا چاہئے، ذیل مین ایک لیپ کا نسخہ درج ہے جو نہایت آسان اور بے ضرر ہے۔

روغن کیچو پٹ *Oil of cajuput* ایک چمچ
روغن تخم کا ہو *Salad oil* یا دیسلین

Vaseline پنذرہ چار کے چمچے اس سے
جلد کی سمیت دور ہو جائے گی اور دانوں کے پھایون سے آس پاس کی
ہوا خراب نہ ہونے پائے گی ، پٹری بہت جلد پڑ جائے گی اور مرض کا
زور اور اس کی مبعاد کم ہو جائے گی ، جا پانی کا غذ کے رومال ایسے
امراض میں استعمال کرنے چاہئیں تاکہ دھونے کا جھگڑا نہ ہو اور خرچ
میں بھی کفایت رہے ۔

اس موقع پر بطور ہدایت اس امر کا کسی فترو ضاحت کے ساتھ
ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ تیمار داروں کے لئے یہ امر سب سے معتد
ہے کہ جہاں تک امکان میں ہو صفائی کا پورا خیال رکھیں کیونکہ جگہ اور
جسم کی صفائی کا اثر صحت پر سب سے زیادہ ہوتا ہے ۔

خود انسان کے جسم میں جراثیم موجود رہتے ہیں اگر ”میکروس کوپ“
Microscope کے ذریعہ سے اپنا خون نکال دیا جائے
تو اس میں ہزاروں سرخ و سفید ذرے نظر آئیں گے جن کی تعداد
خداے تعالیٰ ہی جانتا ہے اور اسی نے مقرر کی ہے ان کے بڑھنے گھٹنے
بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں ، سفید ذرے سرخ کے اور سرخ سفید کے

دشمن ہیں، اگر سفید ذرے بڑھ جائیں گے تو وہ سُرخ ذرون کو کھالیں گے اور ”اینیما ہو جائے گا، ہو ہمیشہ سُرخ ذرون کو بڑھاتی ہے اور سُرخ ذرے زیادہ ہو کر امراض پر غالب ہوتے ہیں، اور مرض کے دور کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

جس کی جس چیز کو خلط سے تعبیر کرتے ہیں، یہ دراصل وہی کیڑے ہیں جو جسم انسان میں خدا تعالیٰ نے پیدا کر دیے ہیں، اور جب کوئی خلط بڑھ جاتی ہے یا گھٹ جاتی ہے تو اُس کے متعلق امراض میں انسان مبتلا ہو جاتا ہے۔

بعض کیڑے یعنی جراثیم دوسرے ذرائع سے بھی انسان کے بدن میں داخل ہوتے ہیں، جیسے ”مچھرے“ بلیریا کے اور ناصاف پانی سے ”کالرا“ کے (مہیضہ) جراثیم پھیلتے ہیں، اور چوہے اپنی پسوند سے جو سبلی زمین اور کوڑے کچرے سے پیدا ہوتے ہیں پلگ اور طاعون پھیلتا ہیں، اسی طرح تپ محرقہ اور تپ دق بھی بیرونی اثرات ہوتی ہیں اور ان دونوں امراض کا باعث دودھ بتایا جاتا ہے یعنی دودھ کی بے احتیاطی سے یہ مرض ہوتے ہیں۔ یہ غیر محسوس کیڑے جو تپ محرقہ یا تپ دق پیدا کرتے ہیں جب دودھ کھلا ہو پاتے ہیں تو فوراً اُس میں داخل ہو کر ہزاروں انڈے بچے دیدیتے ہیں اور پھر اُن کی پرورش ہوتی رہتی ہے۔

دوسرے سبب امراض کے پھیلانے کا جس کو انسان ہمیشہ دیکھتا رہتا ہے
 مکھی ہے ، جو ہر جگہ انسان کے بول دبراز پر بیٹھتی ہے ، چنانچہ ہیضہ ،
 طاعون ، دق ، تپ محرقہ ، وغیرہ کے کیڑے یہ ایک جگہ سے دوسری
 جگہ لیجاتی ہے ، جہاں صفائی ہوگی اور ہوا کی آمد و رفت رہیگی وہاں بھیان
 بھی ہون گی ۔

چیچک کا بھی ایک کیڑا ہے اور اُس کو بھی مکھی پھیلاتی ہے اور جب
 یہ کسی مریض پر بٹھکر دوسرے تندرست آدمیوں پر پڑتی ہے تو یہ مرض پھیلتا ہے ۔
 ان متذکرہ بالا امور کی تشریح کے واسطے اور ان کی احتیاطوں کی تفصیل
 سمجھنے کے لئے بڑی بڑی کتابوں کے دیکھنے کی ضرورت ہے مگر بطور ہول
 اس امر کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ ہوا کی آمد و رفت جسم ، جگہ ، لباس ، اشیا
 گرد و پیش کی صفائی ، روشنی اور دھوپ کا گندِ صحت کے لئے بہت ضروری
 چیز ہے ۔

روزانہ غسل کرنا | مریض کی طبیعت کو شگفتہ ہی نہیں کرتا بلکہ کشیفِ ذہن
 کو دور کرتا ہے اور قطعی طور پر کثافت دور کرنے کے لئے جلد کے فعل کا
 معاون ہوتا ہے ۔

قطعی طور پر کثافت کا دور کرنا | مرض دور ہونے کے بعد مریض کو ڈاکسٹر کی پیروی
 تین خاص قسم کے غسل کرنے چاہئیں ایک غسل اُسی کمرہ میں دینا چاہئے

جس میں مریض دوران مرض میں رکھا گیا ہے، غسل کے بعد مریض کو صاف گرم کمبل میں لپیٹ کر دوسرے صاف تھریڈ کے مین لیجانا چاہئے، جو بیماری سے پاک و صاف ہو، پھر دوسرے روز وہاں غسل دینا چاہئے اس کے بعد مریض کو اُس کمرہ میں نہ جانے دیا جائے جس میں مریض کے رہنے کی وجہ سے جراثیم کے موجود ہونے کا خیال ہو گیا ہے، غرض کئی روز کامل غسل ہونا چاہئے، غالباً کانڈی *Condy bath* طریقت کا غسل سب سے عمدہ ہے، اس کا وہی نسخہ ہے جو اوپر تلم بند ہو چکا ہے بشوردار امراض میں اور بالخصوص اسکارلیٹ فیور *Scarlet fever* (وہ بخار جس میں دانے پڑ جاتے ہیں) اور چیچک کے مرض کی ابتدائی حالت میں بالون کو خوب باریک کٹوا دینا یا سرسٹڈا دینا چاہئے اسے مریض کو بہت آرام ملتا ہے اور مرض کی کثافت بھی بہت کچھ دور ہو جاتی ہے جسم دوسرے کو خوب اچھی طرح سے دھونے کے علاوہ کانون اور ناک اور گلے کا بھی خیال رکھنا چاہئے کیونکہ ان مقامات پر مرض کا اثر دیر تک رہتا ہے اور خاص کر ایسی صورت میں جب کہ ان میں سے مادہ کا اخراج ہوتا ہے تو استیصال مرض کے لئے پچکاری سے صاف کرنے دوا لگانے اور چھڑکنے کی بہت سخت ضرورت ہے۔

غسل کے بعد مریض کو صاف ستھرے کپڑے جو مرض کی آہستہ

پاک و صاف ہون پہنانے چاہئیں مگر پھر بھی یہ احتیاط لازم ہے کہ مریض بچہ کو اور بچوں کے ساتھ کھیلنے سے مانعت کی جائے ، دو ماہ تک نطفینین یعنی سب سے علیحدہ رکھنا چاہئے ، جس قدر زیادہ امکان میں ہو مریض کو ایسی جگہ رکھنا چاہئے جہاں دھوپ اور ہوا خوب آتی ہو ، بستر ، رضائی ، چادر اور دیگر ملبوسات اور اسی قسم کی دوسری چیزوں کو بھاپ یا گرم ہوا میں صاف کرنے کے لئے بھیج دینا چاہئے ، تمام دہات کے برتن مٹی کے برتن اور قلعی یا مینا کاری کے برتنوں کو بیس حصوں میں ایک حصہ ربوہلک میں چوبیس گھنٹہ تک ڈال دینا چاہئے ۔

کتا بون ، کھلونوں اور مرہم پٹی کے ایسے سامان کو جیسے اولنی اور سوتے کپڑے ، چٹیان ، پھاسے ، رضائیاں وغیرہ مین جلادینا چاہئے اگر کمرے کی دیواروں پر روغن پھرا ہوا ہے یا وارنش کیا گیا ہے تو ان کو کثافت دور کرنے کی دواسے دھو کر صاف کرنا چاہئے یا "فارمیل ڈی ہائیڈر فورمال دہائیڈ" سے پاک کرنا چاہئے ، لیکن اگر دیواروں پر کاغذ لگا ہوا ہے تو صاف کرنے کے بعد اس کو بچال کر نیا کاغذ لگانا چاہئے ، تمام لکڑی کی چیزوں اور فرش کو خوب ہو کر صاف کرنا چاہئے ، اور ان کی کثافت دور کرنا چاہئے ، چھت کو گھوڑا کر یا تو چونا قلعی کروانی چاہئے یا روغن پھردانا چاہئے ۔

بیمار بچوں کا غسل | چھوٹے بچے جن کا اٹھانا آسان ہے اُن کا غسل کامل طور پر اور آسائش کے ساتھ اس طرح ہو سکتا ہے کہ اُن کو غسل کے طرف مین پانی کے اندر لانا بلاتا دینا چاہئے، صرف سر اور چہرہ اور اوپر کھلا رکھنا چاہئے۔

بڑے بچوں اور اکثر چھوٹے بچوں کو بھی جن کو سوزشِ خلق کی سخت شکایت ہو یا کوئی ہڈی ٹوٹ گئی ہو، غسل کرانے کی بہترین ترکیب یہ ہے کہ مکملون میں لپیٹ کر غسل دیا جائے اور ایک گرم اور خشک مکمل لو اُس کو مریض کے نیچے رکھو، دو یا زیادہ اور مکمل لو اور اُن کو مریض پر اوڑھادو اس کے بعد اُس کے معمولی ملبوسات نکال لو، تیمار دار کے پاس دو گرم پانی کے ظرف موجود ہوں، ایک مین خوشبودار سرکہ *Aromatic vinegar* معمولی سرکہ *Ordinary vinegar* ”یا یوڈی کلون“ *Eau de cologne* ملا رہے، اس برتن مین روئی بھی موجود رہنی چاہئے جو بطور اسفنج کے صابون کے جھاگ صاف کرنے مین کام آئے گی، دوسرے برتن مین بھی روئی موجود رہے، پانی مین پہلے ہی سے صابون ملا دینا چاہئے، بہت سے گرم خشک لٹے قریب موجود رہنے چاہئیں ”دو نو لیا پوڈر“ *Vinolia powder* بھی ہونا چاہئے، بخار کی حالت مین جب دانے پڑ گئے ہوں تو ایک

طشتری مین ضدادافع سمیت بھی موجود رہے ، جب سب چیزیں پاس رکھ لی جائیں تو پہلے مریض کا چہرہ دھو کر خشک کرنا چاہئے ، پھر کان اور گردن اور سینہ اور داہنا بازو یا بائیں بازو ، پھر کمر پھر پیٹھ پھر ایسا مقام جہاں میل یا کثافت موجود ہو سکتی ہے ، اور سب سے آخر میں پاؤں کو دھونا چاہئے ، ہر ایک حصہ کو علیحدہ علیحدہ دھو کر خشک کرنا چاہئے اور نہایت احتیاط کے ساتھ کسی صاف ملائم یا فلین کے کپڑے سے دوسرا کام شروع کرنے سے پہلے پیٹ دینا چاہئے ، لاش سے بچ کر ہونا چاہئے کیونکہ تیماردار کے ہاتھ لیپ مین گہرے ہون گے اور اُس کا وقت ضائع ہوگا ، پیٹھ دھونے کے بعد غور سے دیکھ لینا چاہئے کہ کمین سرخ چٹے تو نہیں پڑ گئے ہیں جن کے پک جانے کا اندیشہ ہے اور زخم خراش *Bed sore* کی صورت اختیار کرنے والے تو نہیں ہیں ۔

موتی چہرہ کے قسم کے تمام امراض جو طوالت پکڑ جاتے ہیں اور ٹائفیڈ *typhus* کی طرح تمام ایسی حالتوں میں جب کہ نقاہت بہت زیادہ ہو جاتی ہے زخم خراش *Bed sore* کو نہایت غور و خوض کے ساتھ دیکھ لینا چاہئے ۔

زخم خراش کے روکنے کی سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ مریض کو صاف اور خشک رکھا جائے ، جن مقامات پر اس کا اثر ہو اُس کو برانڈی *Brandy*

اور نمک یا "یوڈی کلون" *Eau de cologne* "ورلگیرین" *Glycerine* یا روغن زیتون اور میتھائیٹڈ اسپرٹ *Methylated spirits* کو مساوی وزن ملا کر ملنا چاہئے، اگر جلد پتلی اور چمکدار ہو تو اس کو بہت احتیاط کے ساتھ نرمی سے ملنا چاہئے اور ایسے موقع پر "کلوڈین" *Alcohol* *Colodion* استعمال کی جائے۔ "کلوڈین" *Colodion* اس روئی کو کہتے ہیں جو (ایجنٹر اور الکحل میں ڈوبی ہوئی ہو) جس کو "ٹیمپوناٹ" *Tamponate* کہتے ہیں، ایسی روئی نہ ہو جو بالکل ہی بجلی

اور جاذب ہو۔

سہہ اسفنج اگر بخار بہت تیز ہو تو مریض پر سرد یا برف ملے

پانی یا پانی اور ریجی فاڈ اسپرٹ *Purified spirit* ملا کر جس میں ایک حصہ اسپرٹ *Spirit* اور تین حصہ پانی ہو یا "یوڈی کلون" *Eau de cologne* اور پانی ملا کر اسفنج پھیرنا چاہئے، ایسی صورتوں میں جلد کو کچھ منٹ تک ہوا میں کھلا رکھتے ہیں کمرے والے غسل کی طرح احتیاط کے ساتھ لیٹے نہیں ہیں۔

سردیوں میں لیٹنا بعض اوقات سردیوں میں لیٹا جاتا ہے، مریض ایک چادر پر جس پر پانی کا اثر نہیں ہوتا لیٹتا ہے اس کے کپڑے نکال لئے جاتے ہیں اس کے پانی کو نکالی ہوئی چادر یا بہت سے تولیوں میں لیٹ دیتے ہیں۔ پانی

حسب دخواہ سرد ہونا چاہئے ، اب اس چادر یا تولیوں پر ایک خشک چادر ڈالتے ہیں۔

پیٹ کی حرارت دیکھنا چاہئے ، جب یہ ۱۰۲ درجہ پر رہ جائے تو مریض کو اُن کپڑوں میں سے نکال لینا چاہئے ، ہر صورت میں ڈاکٹر اپنی رائے دیگا یہ چند باتیں ہدایت جاتہ کے لئے قلم بند کی گئی ہیں۔

گرم کپڑوں میں لپیٹنا۔ | گرم کپڑوں میں لپیٹنے کی اُس وقت ضرورت ہوتی ہو

جب کہ دوران خون مفقود ہوتا ہے ، مثلاً بعض بخاروں کی حالت میں جب دوران کامل طور پر نہیں ہوتا اور گردے کی بیماریوں میں جب کہ پیشاب بہت کم ہو جاتا ہے ایسے وقت مریض کو کمبلوں میں لپیٹتے ہیں اور نیچے کے کمبل کے نیچے بھی ایک ”واٹر پروف“ *Water proof* چادر بچھا لیتے ہیں ، ایک کپڑا گرم پانی میں جو قریب ۱۰۴ فہرن ہیمٹ ” *Fahren heat* پر ہو ڈبو کر مریض کو جلد جلد لپیٹ دیتے ہیں ، اور پھر ایک کمبل چاروں طرف لپیٹ دیا جاتا ہے ، اس پردہ اور زیادہ کمبل بھی ڈال سکتے ہیں۔

رفتہ رفتہ غسل کرنا۔ | اس قسم کے غسل زیادہ تر بچوں کو دیے جاتے ہیں

مریض کو چادر پر اٹھا کر کسی ایسے طرف میں لٹا دیتے ہیں جس میں پانی کی حرارت ۹۰ فہرن ہیمٹ ” *Fahren heat* پر ہو اُس وقت مریض کا درجہ

حرارت دیکھ لینا چاہئے، اور جب تک وہ غسل میں رہے اُس کی حرارت کو دیکھتے بھالتے رہنا چاہئے رفتہ رفتہ سرد اور اُس سے زیادہ سرد پانی ملائے اور وقتاً فوقتاً گرم پانی کو نکالتے رہنا چاہئے اکشرہ برزخ کے پانی کے ملانے کی بھی ضرورت پڑتی ہے، یہاں تک کہ ۶۰ درجہ تک حرارت آجائے سردی کا درجہ غسل کی حرارت پر موقوف نہیں ہے، بلکہ اُس سے وہ اثر مقصود ہے جو مریض کو ہونا چاہئے جب کہ مریض کی حرارت ۱۰۲ درجہ پر ہو جائے اور اُس کو کچھ تکلیف کے آثار نمایان ہوں تو اُس کو فوراً بٹایا چاہئے اور بستر پر ایک ایسی چادر بچھا کر لٹا دینا چاہئے کہ جس پر پانی کا اثر نہ ہو سکے اور وہ تر کش تو ال یعنی ترکی غسل والے تولیوں سے چھپی رہے غسل ختم کرنے کے بعد جس بھیگی چادر پر مریض کو اٹھا کر لٹایا گیا ہے اُس کو نکال لینا چاہئے اور ملائم تولیوں سے جس تر ر جلد ہو سکے مریض کے جسم کو خشک کر کے صاف خشک پوشاک جس کے پہنے میں آسانی ہو پہنا دینی چاہئے، بستر کی چادر ہلکی ہونی چاہئے، اگر مریض کی حالت میں کچھ تغیر پیدا ہو جائے اور رنگ نیلا پڑ جائے، کپ کپی اٹھنے لگے، یا نبض کمزور ہو جائے تو پاؤں سے گرم بوتل لگا دینی چاہئے اور اگر اس کا من ہو تو کوئی گرم رقیق شے بھی پلانی چاہئے بالعموم گرم دودھ یا گرم دودھ اور پانی دینا چاہئے محرک چیزیں مثلاً شراب یا "برانڈی" *Brandy* وغیرہ

ڈاکٹر کی رائے کے نہ دینی چاہئیں اگر ڈاکٹر تجویز کرے تو بہت تھوڑی
مقدار میں دی جائیں ، یعنی شیر خوار کو تین قطرے اور بارہ برس کے
بچہ کو ایک چائے کا چمچہ ، اُس کو ہمیشہ گرم دودھ یا گرم ارا روٹ
یا گھیون کا آٹا یا کسی قسم کا آتش دینا چاہئے ، اگرچہ مذہبِ اہلِ اُم نے اُس
صورت میں جب کہ بجز اُس حرام چیز کے طیب اور کوئی علاج تجویز نہ کر سکے
تو اس حرام چیز کے استعمال کی اجازت دیدی ہے ، اسی لئے میں نے اس
علاج کو بھی لکھ دیا ہے ، لیکن میری رائے ہرگز نہیں ہے کہ بلا شد ضرورت
حرام چیزوں کا پینا روار کھا جائے ، یہ اجازت حقیقتاً ایک تسکین کے لئے
ہے ورنہ صاف حکم ہے کہ ”حرام چیزیں شفا نہیں“۔

رائی کا غسل | اس طرح تیار ہوتا ہے کہ ایک گیلن پانی میں

ایک اونٹ رائی ملا دینا چاہئے ، رائی کو خوب پس لینا چاہئے ، اور
اُس کو پانی میں رفتہ رفتہ خوب ملانا چاہئے یا رائی کو ململ کی ڈھیلی ٹوپی
میں باندھ کر اس قدر ہلانا چاہئے کہ وہ اُس میں خوب حل ہو جائے ۔

گرمی اور سردی کی ضرورت | اگر جسم سطح کو سرد کرنے کی ضرورت ہو تو
سرد اسفنج یا وہ غسل کرانا چاہئے جو بتدریج کرایا جاتا ہے اور جس کا ذکر
اوپر آچکا ہے ، لیکن بعض اوقات اس امر کی ضرورت ہے کہ اگر سب غسل
رہا ہو یا در دس ہو ، یا جوڑوں میں درم ہو اور ان معمولی طریقوں سے

کام نہ چلتا ہو تو سردی پہونچانے کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیٹرس ٹیوبس *Lateral tubes* میڈیوڈی واگیس کی نلیوں کی طرح ایک قسم کی نلیاں ہوتی ہیں جو حسبِ خواہش ٹھیک کر کے سر اور گھٹنے اور شانے اور پیٹ میں لگا سکتے ہیں، اس پیچدار نلی کے دونوں سر ربر کی نلیوں میں لگائے جاتے ہیں، ایک سر ایک بڑے لوٹے یا پانی کے طرف میں لگا رہتا ہے جو طاق پر رکھ دیا جاتا ہے یا کسی دیوار میں بستر سے دو تین فٹ اوپر لگا دیا جاتا ہے دوسرا سر کسی ڈول یا پاؤں دھونے کے تسلیے میں پڑا رہتا ہے، اوپر کی نلی سے پانی ڈھلک ڈھلک کر اور حسبِ خواہش حرارت کے ساتھ بہتا ہوا ربر کی پچکار گول نلی میں اترتا ہوا اُس ڈول میں پہونچ جاتا ہے جو بستر کے نیچے رکھا رہتا ہے اور جس میں نلی کا دوسرا لگا رہتا ہے۔

پانی کا تھرمیٹر *Temperature* بہت کم نہ ہونا چاہئے ورنہ جلد کو نقصان پہونچ جائے گا۔

ربر کی بوتل | دوسرا طریقہ سردی پہونچانے کا یہ ہے کہ ایک ربر کی گرم پانی کی بوتل میں کچھ سرد یا برف کا پانی ملا دینا چاہئے، آسان طریقہ یہ ہے کہ نازک حالتوں میں ربر کی تسلی میں جو اس کام کے لئے ملتی ہو برف بھر کر لگانی چاہئے، ان طریقوں سے بچون کے بستر اور کپڑے تر ہونے سے محفوظ رہ سکتے ہیں، اگر برف کا پانی ہے تو لٹنٹ *Sint* کا ٹکڑا

جلد اور نلی *Pipes* یا ربڑ کے درمیان مین لگا دینا چاہئے دوسرا طریقہ جو ہر جگہ کام میں لایا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ ایک لنٹ *Limit* یا پُرانے سوئی کپڑے کا ٹکڑا اُس مقام پر رکھ دیا جائے جہاں تکلیف محسوس ہوتی ہو، اُس کے بعد اُن کے تاروں کا ایک سر اُپر دے کے چھلے میں باندھ کر پانی کے طرف مین ڈال دیا جائے اور دوسرا سر لنٹ یا سوئی کپڑے پر علیحدہ علیحدہ تانگے کے تار بچھا کر رکھ دیا جائے، مختلف تاروں کے ذریعہ سے جو پانی کی مقدار لنٹ *Limit* پہنچے گی وہ اُس کو نم کر دوں گی بالکل تر نہ کرے گی، اگر ضرورت ہو تو پانی مین برف بلا دینی چاہئے، یا کوئی ایسا لوٹن ملانا چاہئے جو کافور کی خاصیت رکھتا ہو۔

کسی خاص مقام پر حرارت کا پہنچانا اگر پائون کو گرمی پہنچانا مقصود ہو تو ربڑ کی تھیلی یا گرم پانی کی بوتل اور بعض اوقات گرم اینٹ کے ذریعہ سے کام لینا چاہئے۔

ان طریقوں میں سے خواہ کوئی طریقہ اختیار کیا جائے، یہ احتیاط نہایت ضروری ہے کہ جس شے کے ذریعہ سے گرمی پہنچانا مقصود ہو اُس کو کسی چھوٹے کبل یا شال مین خوب لپیٹ دینا چاہئے کیونکہ چھوٹے بچے کی کھال بہت نازک ہوتی ہے اور گرم چیزیں لگنے سے جل جانے کا اندیشہ ہے اور خاص کر اُس وقت جب بچہ مرض کی وجہ سے بے ہوش یا اُس کو کوئی

بے ہوشی کی دوا اُسنگائی گئی ہو تو اُس وقت جلنے کا اندیشہ اکثر ہوتا ہے
 معمولی فلائین یا بوتل کے نمدہ کا غلاف کافی نہیں ہوتا ضرورت اس امر کی ہے
 کہ کوئی اور شے بھی مثلاً "کائٹن وول" *Cotton wool* کی
 تہ دیدینی چاہئے، یہ امر قابل لحاظ ہے کہ تھیلیاں وغیرہ بھی کھولتے پانی سے
 چُر نہ کرنی چاہئیں ورنہ ربڑ کو نقصان پہونچ جائے گا، اگر یہ احتیاط مد نظر
 نہ رکھی گئی تو بچے کو چنہ مٹھون میں ایسا نقصان پہونچ سکتا ہے جس کی تلافی
 نہیں ہو سکتی۔

لیٹرس کی نیاں *Leiters tubes* | صدر، پشت اور پیٹ میں
 لیٹر کی ٹیوب کے ذریعہ سے گرمی پہونچائی جاسکتی ہے، بجائے سرد
 پانی کے ان میں گرم پانی دوڑاتے ہیں گرم بوتلون سے بھی یہی کام کلتا ہے
 بعض اوقات فلائین پر رکھ کر چوکر کی پوٹس بھی باندھتے ہیں، آجکل اسی
 آٹما اور دودھ کی پوٹس کا قدیم رواج قریب قریب مفقود ہو گیا ہے ہینکین
 زیادہ آسانی ہے اور اگر جسم کے کسی حصہ پر سینکھ پونچا کر روئی کے پھوپھون کو
 گرم کر کے ماؤف جگہ کو لپیٹ دیا جائے تو زیادہ دیر تک گرمی پہونچنے کا
 اطمینان ہو سکتا ہے۔

ایکٹرو تھرم *Electrotherm* | ان مکانوں میں جہاں بجلی کا انتظام ہے
 محفوظ متواتر اور نہایت آسان طریقہ جس سے گرمی پہونچائی جاسکتی ہے

وہ ”ایکلو تھرم“ ہے ، اسی طرح گرمی پہونچانے کی یہ ترکیب ہو سکتی ہے کہ ایک گرم پانی کی بوتل کو نمہ کے خلاف مین رکھ دیا جائے چون کہ یہ نرم ہوتا ہے اس لئے جسم کے ہر ایک حصہ میں اس کو لگا سکتے ہیں ، معمولی پولٹس دزنی ہونے کی وجہ سے استعمال نہ کرنی چاہئے ، اس کے علاوہ شب خوابی کے کپڑوں اور بستہ کے تر ہونے کا اندیشہ ہے ، ایک احتمال یہ بھی ہے کہ پولٹس کے سرکنے سے گرم جلد کو ہوا لگ جائے گی اور اس سے نقصان پہونچے گا ۔

گرم کاٹن وول *Hot cotton wool* جس حصہ کو گرمی پہونچانا مقصود ہو اگر اس کو گرم کاٹن وول سے باندھ کر بندش کر دی جائے تو اس کا نتیجہ بہت خاطر خواہ ہوتا ہے اور اس سے مریض کو بھی کم تکلیف پہونچتی ہے ۔

بیماریوں کی غذا ۔

اس مرض کی معمولی حالتوں میں اگرچہ اشتہا بالکل ساقط ہو جائے لیکن پھر بھی بچہ شوق سے غذا کھاتا ہے ، اور اسی وجہ سے اس کو کافی قوت پہونچ سکتی ہے ۔ بعض خاص خاص صورتوں میں بالخصوص اس وقت جب کہ گلے کا کوئی مرض ہوتا ہے تو بچہ کھانے پینے سے انکار کرتا ہے ۔ دوسری حالتوں میں جب کہ معدہ کی شکایت ہو اور قے آتی ہو تو نمہ کے ذریعہ سے غذا پہونچانی باعث نقصان ہے ، یہ امر بھی ذکر کرنے کے قابل ہے کہ دودھ اور بچنی کے بدرقے کے لئے پائون کا شور بہ بہت عمدہ چیز ہے

اور حلق سے آسانی کے ساتھ اتر جاتی ہے۔

ناک کے ذریعے سے غذا پہنچانا | مذکورہ الصبر دشکایتوں میں بچے کو ناک کے ذریعے سے

غذا پہنچانی ضروری ہے، اس کام کے لئے مریض کو غسل کی چادر میں لپیٹ دو اور ایک چھوٹی ملائم نلی ناک کے اندر لگاؤ، اس نلی میں ایک چھوٹی سی کانچ کی قیف ربڑ کی نلی کے ذریعہ سے لگی رہتی ہے وہ نلی ناک میں سے حلق میں اتاری جاتی ہے اُس کا سرا ہوا جانے کے راستے کے نیچے اور پشت کی جانب پہنچ جاتا ہے، اب آسانی سے غذا یا دوا کانچ کی قیف میں ڈال دی جاسکتی ہے اور غذا کی نالی سے گذرتی ہوئی شکم میں پہنچ جاتی ہے، یہ آسان ترکیب بالکل معمولی ہے اور ہر ایک مستعد اور ہوشیار آدمی اُس کو انجام دے سکتا ہے، لیکن تاہم کسی ڈاکٹر سے ہی یہ کام کرانا چاہئے اور یہ نسبت اس کے کہ نلی زبان کے نیچے سے غذا کی نالی میں پہنچائی جائے زیادہ محفوظ ہے، کیونکہ اُس میں آخر الذکر طریقے سے اس امر کا اندیشہ ہے کہ شاید بد نصیبی سے نلی زرخرہ میں پہنچ کر شدید کھانسی اور دم گھٹنے کا باعث نہ ہو جائے۔

غذا کا پکاری سے پہنچانا | اُن صورتوں میں جب کہ معدہ *Peptonized*

غذا کو بھی قبول نہیں کرتا تو پکپکاری سے براہ مہرزا آنتوں میں غذا پہنچائی جائے، ایک گیند دار پکپکاری جس میں ۲ سے ۴ اونس تک کوئی شے آسکتی ہو

اور اُس مین ایک نرم باریک ٹوٹی *Peptonized* لگی ہوئی ہو دودھ سے یا کسی اور رقیق غذا سے جس کا درجہ حرارت ۱۰۶ "فہرن ہیٹ" پر ہو بھرنا چاہئے ، ٹوٹی کو معمولی "Vaseline" یا "ہینرلین کریم" *Hazeline cream* سے چکنا کر دینا چاہئے اور جہاں تک ہو سکے آہستہ آہستہ بغیر زور دیے ہوئے پاخانے کے مقام پر اُتارنا چاہئے ، اس کے بعد گیند کو بہت آہستہ سے دبا کر اور غذا کو سہولت کے ساتھ آنتوں مین پہونچانا چاہئے بعدہ ٹوٹی کو نہایت آہستگی سے نکالا جائے ، ایک صاف لنگوٹ بھی کچھ منٹ تک استعمال کرایا جائے۔

گیند دار پچکاری کی طرح ایک ملائم نلی بھی ہوتی ہے جس مین ایک شیشی کی قیف ربڑ کی نلی کے ذریعہ سے لگی رہتی ہے ، بعض اوقات معدہ رقیق غذا کو قبول نہیں کرتا ایسی صورت مین *Zymised* دودھ کے قوت بخش قرص استعمال کرنے چاہئیں۔

افسوس یہ ہے کہ بچوں کو اس طریق سے غذا پہونچانا زیادہ قابل اطمینان نہیں ہے اور عرصہ تک اُس کو جاری نہیں رکھ سکتے ، بہ نسبت توجوانوں کے بچے غذا کے زیادہ عادی ہوتے ہیں اور اُن کو بہت جلد بھوک معلوم ہوتی ہے پھر بھی آنتوں مین غذا پہونچانا بعض وقت نہایت

مفید ثابت ہوتا ہے ، کہ نہ امراض کی حالتوں میں اکثر اور یوروپین بچوں کے معاملہ میں یا جو گرم ملک میں پرورش پاتے ہیں اس امر کی بسا اوقات دقت پیش آتی ہے کہ اُن کو کوئی ایسی غذا دی جائے جس کو معدہ قبول کر سکے اور اُن کی ضرورتوں کے لئے مکفی ہو ، بہت سے بیمار بچے میٹھی غذا ناپسند کرتے ہیں اور یہ صرف ایک رواج ہے جس کی وجہ سے ہم یہ سمجھ لیتے ہیں کہ بچوں کے لئے میٹھی چیزیں مفید ہوتی ہیں ، ۸ یا ۹ برس کے بچوں کے معاملہ میں بھی نہایت صبر و استقلال کی ضرورت ہے اور اُن کو غذا بدل کر کاٹ کر اور ملا کر اور چمچ سے کھلانے کی ضرورت پیش آتی ہے اور مختلف ترکیبوں سے کام لینا پڑتا ہے ، اگر کوئی مرض بہ ظاہر نہ معلوم ہوتا ہو اور بچے کو اشتہا بھی نہ ہو تو ایسی صورت میں سمجھ لینا چاہئے کہ یقیناً بچے کی صحت میں کچھ نقص ہو گیا ہے یا تبدیل آب و ہوا کی ضرورت ہے ، اگر بچہ ایسے مقام پر رہتا ہو جہاں کی آب و ہوا میں فتور ہے تو اُس کو ضرور اُس مقام پر بھیج دینا چاہئے جو موزون ہو ، اگر خاص طور پر بچے کا دل کھانے کو نہیں چاہتا تو سمجھ لینا چاہئے کہ کوئی معمولی عارضی شکایت ہے ، جیسا کہ دوسرے مضمون وغیرہ میں ہوا کرتا ہے ، بعض وقت بچہ نہایت پریشان ہو جاتا ہے ۔ بچوں کی جسمانی حالت بہت نازک ہوتی ہے اور اگر اُس کو کوئی سبب تکلیف یا راحت پہنچے تو اُس کے اثر کو قبول کرتے ہیں ، ورزش کے نہ ہونے کی

بھوک میں نقص واقع ہوتا ہے۔ کبھی کبھی قبض بھی ہو جاتا ہے۔

قاعدہ تو یہ ہے کہ جب بچوں کو پیاس لگے تو ان کو پلا نا چاہئے لیکن اُس کی مقدار محدود ہونی چاہئے اور صرف اُسی قدر پیا لے بن یا چینی کے ظرف میں ڈالنا چاہئے جو بچے کی پیاس کو بجھا سکے ، گلاس کو بھر دینا اور بچہ کو پیتے پیتے روک دینا بہت ظلم کی بات ہے ، بچوں کے پینے کے واسطے دُرانی

آش جو *Barley water*

ٹوسٹ واٹر *Toast water*

گھر کا بنا ہوا لیمونڈ *Home made lemonade*

نارنگی کا شربت *Orangeade* دینا چاہئے۔

جڑی بوٹی کا دینا۔ | بچوں کو جو دو این دی جائیں وہ خوش ذائقہ

ہوں اور معتداری میں کم ، بہت چھوٹے بچے شاذ و نادر گولی نگلتے ہیں۔ وہ اُس کو چوستے ہیں اس لئے تا وقتیکہ بچہ گولی نگلا نہ سیکھ لے تو کیپسول

Cockets اور کاٹ *Capsules* (دو)

تین دو این جن پر غلاف منڈھا رہتا ہے ، ایسی کارآمد چیزیں اس کے لئے بالکل بیکار ہیں ، سفوف اگر مقدار میں کم ہوں درتلیخ نہوں درتلیخ نہوں تو ان کا

دیا جانا بھی ایک مصیبت ہے ، لیکن گرے پوڈر *Grey powder*

یا کیلومل *Calomel* اگر تھوڑے سے شربت یا شہین

ملا کر دیئے جائیں تو بچہ ضد نہیں کرتا، سفوف اہل السوس *Liquorice* پاور *powder* اگر گرم دودھ میں ملا دیا جائے تو بہت کم ناپسند کیا جاتا ہے، ارڈی کاتیل یعنی ”کسٹر آئل“ بھی بالعموم ناپسند نہیں کیا جاتا، بشرطے کہ گرم پیٹھے دودھ میں اچھی طرح ملا کر بوتل میں کاگ لگا کر ملا دینا چاہئے، قبل اس کے کہ روغن اور دودھ علیحدہ ہو سکے فوراً بچے کو پلا دینا چاہئے، بعض اوقات ”کسٹر آئل“ میں صمغ عربی اور پیپرمنٹ *Peppermint* سے مرکب کر کے دیا جاتا ہے جو خوش ذائقہ ہو جاتا ہے، اس ترکیب دہنیت اور دوا کا مزا محسوس نہیں ہوتا۔

”فلوڈ گنیشیا *Fluid Magnesia*“ میں قریب قریب ذائقہ نہیں ہوتا اور شور بے اور دودھ میں ملا کر دیا جاسکتا ہے، اسی طرح فاسفیٹ آف سوڈا *Phosphate of Soda* ایک یا دو چائے کے چمچوں کی خوراک میں بھی دیا جاسکتا ہے اس کا بھی کوئی ذائقہ نہیں ہوتا ہے، بعض وقت ریونڈ چینی *Rhubarb* بھی دی جاتی ہے، اور یہ قراقرمعدہ کے لئے اکسیر ہے، اس دوا کا ذائقہ بچے بہت ناپسند کرتے ہیں، اور یہ کسی صورت سے چھپا نہیں رہ سکتا بڑے بچے اس کے عرق کو پی لیتے ہیں جو نہایت موثر اور مفید ارمین کم ہوتا ہے بڑے اور چھوٹے بچے دونوں روہرب وائن *Rhubarb wine*

اور ٹنگر درب *Tincture rhubarb* پی سکتے ہیں۔
 کسی کو اس کے نفیس اور بے ذائقہ ہونے میں کلام نہیں ہو سکتا لیکن میں جس سے
 زیادہ عمر کا کوئی بچہ ایسا ہو گا جو اس کے پینے سے بشرطے کہ اُس کا علاج
 معقول طور پر ہوتا ہو انکار کرے گا ، بچوں کو زبردستی دوا پلانے یا دھوکہ
 کام لینے سے ناکامی ہوتی ہے اور کوئی فائدہ نہیں ہوتا ، بہترین ترکیب یہ ہے
 کہ دوا کو ایسی جگہ بنا نا چاہئے جہاں کہ بچہ اُس کو ترکیب دیتے وقت
 نہ دیکھ سکے اور نہ اُس کی نفرت انگیز بو کو سونگھ سکے۔ اس دوا کو ایک
 جھوٹے سے رنگین گلاس میں دینا چاہئے تاکہ وہ گاڑھی اور کراہت انگیز
 نہ معلوم ہو سکے ، اس کے بعد یہ کم دینا چاہئے کہ بھائی دوا خوش ذائقہ
 تو نہیں ہے مگر اس کے پینے سے اچھے ہو جاؤ گے ، اس کہنے سے بچہ
 دوا کو جلد پی لے گا لیکن دوا کو فوراً پلا دینا چاہئے ، اگر بچے کی تربیت اچھی
 کی گئی ہے اور وہ اطاعت شعار ہو گیا ہے تو یہ حیرت انگیز بات معلوم ہو گی کہ
 اُس کی تیار داری میں کوئی زحمت نہیں اٹھانا پڑتی ، دوا کے بعد ہی ذرا اسی
 شکر کی ڈلی یا کوئی ٹنگین چسپنہ کھلانے سے مُنہ کا ذائقہ سدھ جاتا ہے ،
 سدھ دیا برف کے پانی سے دوا نوش کرنے کے پہلے اور بعد کُل کرنا
 اچھی بات ہے۔

بچوں کی کھانسی کی مقبول عام دوا شہد اور شربت لیمو *Lemon juice*

یا سرکہ اور گولڈن سیرپ *Golden Syrup*
 ان چیزوں کو مساوی الوزن لے کر چھوٹی سی کرچی میں جوش دینا چاہئے
 اور اگر ڈاکٹر کی رائے ہو تو چند قطرے وائٹنم اپی کاک *Specococ*
anha wine کے ہر ایک خوراک میں ڈال دینا چاہئے
 یہ مرکب بذات خود مقوی ہے اور اس میں تھوڑا سا پانی ملا کر گھول لینا
 چاہئے، لین سیڈ ٹی *Linseed tea*
 اور گیورنٹ "Currant" پیئے ریڈ *Tamarind tea*
 کھانسی اور زکام کے لیے بھی مفید ہیں۔ اور خسر *Catarah of measles*
 اور سوزش حلق *Bronchitis* اور کالی کھانسی *Whooping cough*
 کے ساتھ اگر زکام کی شکایت ہو تو بھی یہی دوائیں دی جاتی ہیں۔

